زنانہ جلسہ گاہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آجکل بعض مسلمانوں کے عمل نے اسلام کو اس طرح پیش کیا ہے کہ جس سے غیر مسلم دنیا کو اسلام پر اعتراضات کا موقع ملتا ہے اور جو مذہب مخالف طاقتیں ہیں وہ تو اور بھی بڑھ کر اسلام پر حملے کرتی ہیں۔ کہیں شدت پسند ظالم مذہب کہہ کر اسلام کو بدنام کیا جاتا ہے تو کہیں انسانی حقوق غصب کرنے کے حوالے سے اسلام کو بدنام کیا جاتا ہے۔ کہیں عورتوں کے حقوق ادا نہ کرنے کا نام دے کر اسلامی تعلیم پر اعتراض کیا جاتا ہے اور بڑے طریقے سے مسلمان عورتوں کے جذبات کو ابھارا جاتا ہے کہ دیکھو تمہیں گھر کی چاردیواری میں رکھ کر یا پردے کا کہہ کر تمہاری آزادی سلب کی جاتی ہے۔ اور جن کو دین کا زیادہ پتا نہیں زیادہ علم نہیں رکھتیں وہ سمجھتی ہیں کہ واقعی ہمارے حقوق ادا نہیں ہو رہے اور یا پھر دوسری انتہا ہے کہ ردّعمل کے طور پر زیادہ شدّت پسندی عورتوں میں بھی آ گئی ہے اور بعض دہشتگرد تنظیموں کی آلۂ کار عورتیں بن جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے احمدی عورتوں پر کہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ماننے کی توفیق ملی جنہوں نے اسلام کی حقیقی تعلیم ہمارے سامنے پیش فرمائی۔ قرآن و حدیث میں سے وضاحت طلب امور کو کھول کر بیان فرمایا اور بتایا کہ اسلام میانہ روی کا مذہب ہے اور وہ مذہب ہے جو دین فطرت ہے، فطرت کے مطابق ہے اور اسلام کا ہر حکم اپنے اندر حکمت لئے ہوئے ہے۔ اسلام جہاں مردوں کے حقوق کی بات کرتا ہے تو ساتھ ہی عورتوں کے حقوق کی بھی بات کرتا ہے۔ اسلام اگر مردوں کو ان کے نیک اعمال کی وجہ سے انعامات اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خوشخبری دیتا ہے تو اسی طرح نیک اعمال بجا لانے پر عورت کو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا اور انعامات کی خوشخبری دیتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

پس جو کہتا ہے کہ اسلام نے مرد کو عورت پر ترجیح دی ہے وہ غلط کہتا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ گھر کا خرچ چلانا، بیوی بچوں کے نان نفقہ کا خیال رکھنا ان کی ضروریات کو پوری کرنا مرد کا کام ہے اور یہی اس کے قوّام ہونے کی نشانی بھی ہے۔ مرد کا قوّام ہونا عورتوں پر رعب ڈالنا اور ان پر سختی کرنا نہیں ہے۔ اگر عورت کام کر رہی ہے جیسے ڈاکٹر ہے ٹیچر ہے یا کوئی بھی کام کر رہی ہے اور اس کے خاوند کی مرضی اس کے کام کرنے میں شامل ہے تو عورت کی کمائی پر مرد کا کوئی حق نہیں ہے۔ مرد نے بہرحال اپنے گھر کا خرچ چلانا ہے اور اس کا وہ ذمہ دار ہے۔ عورت کی بھی ضروریات پوری کرنے کا ذمہ دار ہے اور بچوں کی ضروریات پوری کرنے کا بھی ذمہ دار ہے چاہے عورت کام کر رہی ہو یا نہ کر رہی ہو۔ مرد عورت کو یہ نہیں کہہ سکتا کہ کیونکہ تم بھی کام کر رہی ہو اور کمائی کر رہی ہو اس لئے گھر کا آدھا خرچ تم بھی پورا کرو۔ عورت اگر اپنی مرضی سے گھر پر خرچ کرتی ہے تو یہ اس کا مردوں پر احسان ہے ورنہ وہ کسی طرح بھی پابند نہیں ہے کہ گھر کا خرچ چلائے، گھر کے اخراجات پورے کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

بیوی بچوں کے کپڑے، کھانے پینے، رہائش اور دوسری ضروریات مہیا کرنا مرد یا خاوند کا کام ہے۔ ہاں اسلام یہ عورت کو کہتا ہے کہ جب مرد کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بیوی بچوں کی تمام ضروریات کا خیال رکھے تو پھر عورت کو اپنی پہلی ترجیح گھر کی دیکھ بھال اور بچوں کی تربیت کی طرف رکھنی چاہئے۔ جب کوئی شخص مرد ہو یا عورت کوئی پیشہ وارانہ تعلیم حاصل کرتا ہے جیسے ڈاکٹر ہے انجنیئر ہے ٹیچر ہے وغیرہ وغیرہ تو ان کی خواہش بھی ہوتی ہے اور دلچسپی بھی کہ اس پیشے میں وہ کام بھی کریں تا کہ اس میں مزید تجربہ حاصل ہو، مزید اپنی مہارت کو نکھارنے کا موقع ملے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ عورت کی خواہش تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے پیشے میں مہارت حاصل کرنے اور دکھانے کی نہیں ہوتی اور مرد کی ہوتی ہے۔ لیکن اس خواہش کے باوجود میں بہت سی احمدی عورتوں کو جانتا ہوں جو ڈاکٹر ہیں اور اپنی فیلڈ میں انہوں نے سپیشلائز بھی کیا ہوا ہے لیکن شادی ہونے کے بعد اپنے کام اس لئے چھوڑ دیئے کہ انہوں نے بچوں کی دیکھ بھال اور تربیت کی اس پیشہ وارانہ دلچسپی سے زیادہ اہمیت سمجھی اور جب بچے بڑے ہو گئے تو پھر انہوں نے دوبارہ اپنی فیلڈ میں کام کرنا شروع کر دیا۔ اور ایسی ماؤں کے بچے دینی لحاظ سے اور دنیاوی لحاظ سے بھی عموماً بہترین بچے ہوتے ہیں اور دوسرے نفسیاتی مسائل سے بھی آزاد رہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

پس یہ مائیں ہیں جنہوں نے اس اسلامی حکم کو سمجھا کہ تمہارا اصل کام اپنی اور قوم کی نئی نسل کی بہترین تربیت کر کے انہیں قوم کے لئے بہترین سرمایہ بنانا ہے۔ انہیں معاشرے کا بہترین حصہ بنانا ہے۔ عورت کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھی ہے کہ وہ صبر اور برداشت سے بچے کی پرورش کر سکتی ہے اس کی تفصیل گزشتہ سال کے جلسہ میں مَیں بیان کر چکا ہوں۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں رکھا ہے کہ بچے باپوں کی نسبت عموماً ماؤں سے زیادہ attach ہوتے ہیں۔ چنانچہ چند سال پہلے ایک ریسرچ ہوئی کہ تیرہ چودہ سال تک کی عمر کے بچے ماؤں سے باپوں کی نسبت زیادہ متأثر ہوتے ہیں۔ ماؤں کی باتوں کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور زیادہ صحیح سمجھتے ہیں۔ باپوں کو اس کے مقابلہ میں کم اہمیت دیتے ہیں۔ بعد میں جب جوان ہونے شروع ہوتے ہیں خاص طور پر لڑکے تو باپوں کی طرف بھی رجحان بڑھتا ہے اس لئے کہ لڑکوں کا باہر جانا اور دوسرے کھیل کود کے کام میں رجحان زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض باپ اپنی بیوی کی ضد میں آ کر جب آپس میں ناچاقیاں ہوتی ہیں تو بچوں کی غلط خواہشات پوری کرنی لگ جاتے ہیں اور یہ بات اس وقت ہوتی ہے جیسا کہ میں نے کہا جب خاوند بیوی میں اختلافات شروع ہو جاتے ہیں، باپوں کو یہ پتا ہی نہیں لگ رہا ہوتا کہ اس طرح کے غلط لاڈ پیار سے وہ اپنی ہی نسل برباد کر رہے ہیں۔ یہ تو میرا بھی تجربہ ہے اور بہت سے معاملات میرے سامنے بھی آئے جب گھروں میں میاں بیوی میں اختلافات شروع ہو جاتے ہیں یا علیحدگیاں ہوتی ہیں تو باپ صرف بچوں کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے وقت ضائع کرنی والی گیمز بچوں کو خرید کر دے دیتے ہیں۔ اور جب مائیں بچوں کو سمجھائیں تو پھر بچے باپوں کو بتاتے ہیں اور یوں اگر وہ ابھی رشتہ قائم ہے اور صرف اختلافات ہی ہیں تو گھروں میں لڑائیاں اور فساد بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اور اگر رشتے قائم نہیں اور علیحدگیاں ہو چکی ہیں تو پھر بچے دوہری زندگی گزار رہے ہوتے ہیں ان کو سمجھ نہیں آتی کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط ہے۔ بہرحال یہ بھی میرا تجربہ ہے کہ ایک عمر کو پہنچ کر جب بچوں میں چاہے وہ لڑکے ہیں یا لڑکیاں کچھ عقل آتی ہے تو بچے پھر ماں کی حمایت کرتے ہیں اور باپوں کی زیادتیوں کی شکایت بھی کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

پس اسلام نے انسانی فطرت کے اس پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے عورت اور مرد کو کہہ دیا کہ اگر اپنی نسلوں کی صحیح تربیت کرنا چاہتے ہو اور انہیں معاشرے کا بہترین حصہ بنانا چاہتے ہو تو مرد اپنی ذمہ داریاں سنبھالے اور عورت اپنی ذمہ داریاں سنبھالے۔ دونوں ایک دوسرے کے حقوق بھی ادا کرنے کی کوشش کریں اور بچوں کے حقوق ادا کرنے کی بھی کوشش کریں تو اس سے تم قوم کا ایک بہترین سرمایہ بنا رہے ہو گے۔ اگر عورتیں گھروں میں اپنے فرائض ادا کرنے کی بجائے پیسہ کمانے کے شوق میں نوکریاں کرتی رہیں گی اور بچے جب سکول سے گھر آئیں گے تو نظر انداز ہو رہے ہوں گے، انہیں پتا نہیں ہو گا کہ کہاں وہ اپنے سکون کی تلاش کریں۔ مائیں جب تک تھکی ہوئی گھر آئیں گی تو ظاہر ہے کہ جلدی جلدی کھانا تیار کرنے کی فکر میں ہوں گی یا اور دوسرے کام کرنے کی فکر میں ہوں گی اور بچوں کو صحیح طرح وقت نہیں دے سکیں گی اور یہی چیز بہت سے بچوں میں بے چینی کا باعث بن رہی ہوتی ہے۔ جوں جوں تعلیم عام ہو رہی ہے اسی طرح اس طرف رجحان بڑھ رہا ہے۔ تعلیم یافتہ لڑکیاں سمجھتی ہیں کہ شادی کے بعد ہمارا فرض ہے کہ ہم ضرور کام کریں۔ بیشک کام کریں لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا بچوں کی تربیت پہلا فرض ہے۔ بہرحال بچوں میں یہ باتیں بے چینی کا باعث بن رہی ہوتی ہیں چاہے وہ اس کا اظہار کریں یا نہ کریں لیکن عمر کے ساتھ ساتھ اس بے چینی کے پھر نفسیاتی اثرات بھی ظاہر ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

پس اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں عورتوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے یہ کہہ کر کہ تم میں سے بہترین عورتیں وہ ہیں جو صالحات ہیں اور قانتات ہیں اور حافظات لِلغیب ہیں۔ نیکیوں میں بڑھنے والی ہیں، دنیاوی خواہشات ان کا مطمحِ نظر نہیں ہے بلکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ خود بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے نیکیاں بجا لانے والی ہوں اور بچوں کی بھی صحیح تربیت کر کے انہیں صالح بنانے والی ہوں۔ پھر غیب میں بھی ان چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہوں جن کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ نے تاکید فرمائی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے عورت کو جن باتوں کو کرنے کی تاکید فرمائی ہے ان میں سے ایک بچوں کی تربیت ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران بنائی گئی ہے۔ وہ اس کی غیر حاضری میں اس کے گھر اور اولاد کی حفاظت کی ذمہ دار ہے اور اولاد کی حفاظت کس طرح ہو سکتی ہے؟ یہ سوال ہے۔ یہ بچوں کی بہترین تربیت کر کے ہی ہو سکتی ہے۔ اگلی نسل کی بہترین تربیت کر کے ہی ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ اسلام اگر مرد کو تمام ضروریات کے پورا کرنے کا ذمہ دار ٹھہراتا ہے تو پھر عورت کو بھی کہتا ہے کہ تم بھی اپنی ذمہ داری ادا کرو۔ اگر بچوں کی تربیت کی ذمہ داری عورت ادا کرتی ہے تو کہاں سے یہ نتیجہ نکلا، کس طرح یہ نتیجہ نکلا کہ اس کو گھر میں رکھ کر اس کے حقوق غصب کئے گئے ہیں یا کئے جا رہے ہیں۔ جب مرد کو عورت کے حق ادا کرنے کا ذمہ دار بنایا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ وہ باہر کے کاموں کی وجہ سے بچوں کا صحیح حق ادا نہیں کر سکتا تو پھر عورت بچوں کا حق ادا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ نے عورت کی

یہ فطرت میں رکھا ہے کہ وہ بچوں کی نگہداشت بہترین رنگ میں کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اگر عورت بھی کہے کہ میں نے اپنا حق استعمال کرنا ہے اور سارا دن گھر سے باہر رہنا ہے تو بچوں کا حق کون ادا کرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اسلام کہتا ہے کہ تم آپس میں باہمی رضا مندی سے تقسیمِ کار کرو۔ ہر ایک اپنے اپنے کام کو تقسیم کرے اور ضد میں آ کر بچوں کو ان کے حق سے محروم نہ کرو۔ اپنے حق لینے کے لئے بچوں کو ان کے حق سے محروم نہ کردو۔ پس یہ قابل اعتراض نہیں بلکہ خوبصورت تعلیم ہے۔ پس احمدی ماؤں کو کسی قسم کے شکوہ کی ضرورت نہیں بلکہ انہیں خوش ہونا چاہئے کہ احمدی ماؤں کی پاک گودیں پاک خزانے ہیں اور خزانے رکھنے کی جگہ ہیں اور ان میں پلنے والے بچے پاک مال ہیں اور نیک تربیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ مال ہیں۔ پس کون ہے جو یہ پاک مال بنانا اور لینا پسند نہیں کرے گا۔ پس اٹھیں اور پاک مال سے اپنے پاک خزانے بھرتی چلی جائیں بجائے اس کے کہ ضدوں میں آ کر، مقابلوں میں آ کر بچوں کے حق ادا کرنے چھوڑ دیں اور ان کو ان کے حق سے محروم کر دیں۔ دنیا کو نہ دیکھیں کہ یہ چندروزہ دنیا ہے۔ دنیا کی چندروزہ زندگی کے پیچھے دوڑنے کی بجائے آخرت کی اُس زندگی کے حصول کی کوشش کریں جس سے اِس دنیا کی زندگی بھی جنت بنتی ہے اور آخرت کی زندگی بھی دائمی جنت بناتی ہے۔ دیکھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نیک بیویوں اور نیک ماؤں کو کیا مقام دیا ہے۔ آپ نے فرمایا جمع کرنے والا مال سونا چاندی نہیں ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ تم نے سونا چاندی جمع کرلیا تو بڑا مال کما لیا۔ فرمایا بلکہ سب سے افضل مال ذکر الٰہی کرنے والی زبان ہے اور شکر کرنے والا دل ہے اور مومنہ بیوی ہے جو اس کے دین پر اس کی مددگار ہوتی ہے۔ گویا خاوند کو دین پر چلانے کے لئے بھی مومنہ بیوی ہی کام آتی ہے اور جو دین کی خدمت کرنے والے ہیں ان کی مددگار بھی مومنہ بیوی ہی ہوتی ہے۔ پس جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا مردوں اور عورتوں دونوں کو اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ اگر خزانے جمع کرنے ہیں جو اس دنیا میں بھی کام آئیں اور اگلے جہان میں بھی کام آئیں تو اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھو۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اپنے دل میں شکر گزاری کے جذبات پیدا کرو۔ اس بات پر ہر وقت کڑھتے نہ رہو کہ فلاں کے پاس مال زیادہ ہے اس کے پاس پیسہ زیادہ ہے اور ہمارے پاس کم ہے۔ فلاں کا گھر بڑا ہے اور ہمارا چھوٹا ہے۔ فلاں کے پاس فلاں قسم کی اور نئے ماڈل کی کار ہے ہمارے پاس نہیں ہے۔ اور عورتیں یہ نہ دیکھیں کہ فلاں کے پاس سونے کا اتنا زیور ہے اور ہمارے پاس نہیں ہے۔ ہمارے خاوند ہمیں بنا کر نہیں دیتے۔ اگر خاوندوں کو گنجائش ہے تو ضرور بیویوں کی خواہش پوری کردینی چاہئے لیکن اگر قرضے لے کر اور قرضوں میں ڈوب کر خواہش پوری کرنی ہے تو یہ دیندار عورت کی نشانی نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اصل بات یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ میں سے بہت سی ہیں جن کے باپ دادا نے دین قبول کیا، احمدیت قبول کی اور قربانیاں دیں۔ آپ نے اسے یاد رکھنا ہے۔ اگر بھول گئیں تو اپنا دین بھی ضائع کریں گی اور اپنے بچوں کا دین بھی ضائع کریں گی۔ آپ جو پاکستانی ہیں اکثریت ان میں سے اس لئے اپنے ملک سے نکالی گئی ہیں یہاں آ کے آباد ہوئے آپ کے باپ دادا یا آپ خود لوگ یہاں آئے کہ آپ نے نام نہاد مُلّاں کے دین کی پیروی نہیں کی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو سمجھتے ہوئے اور قبول کرتے ہوئے زمانے کے امام اور مسیح موعود کو مانا ہے۔ نہ کہ مُلّاں کے دین کو۔ اور مُلّاں سے خوف نہیں کھایا اس لئے آپ کو وہاں سے ملک چھوڑنا پڑا ورنہ کیا خصوصیت ہے آپ میں اور کیا حق ہے ان احمدیوں کا جو یہاں آ کے اسائلم لیتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ کا جو جرمنی میں آ کر آباد ہونا ہے وہ کسی خصوصیت کی وجہ سے نہیں ہے۔ آپ کے کسی اعلیٰ معیار کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ دین کی وجہ سے ہے۔ جب دین کی وجہ سے ہے تو پھر اس کو ہمیشہ یاد بھی رکھنا چاہئے۔ اس قوم نے احمدیوں کو صرف اس لئے جگہ دی کہ ہمیں اپنے ملک میں مذہبی آزادی نہیں تھی۔ پس اس بات کو مرد بھی اور عورتیں بھی یاد رکھیں۔ اگر دین پر قائم نہیں رہتے تو پھر ہم ان لوگوں کو دھوکہ دینے والے بنتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ اپنے قول سے بھی اور اپنے عمل سے بھی یہ ثابت کریں کہ جس دین کو آپ ماننے والے ہیں وہ سچا دین ہے اور آپ کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔ دنیا کو اسلام کی خوبیاں بتائیں تا کہ دنیا جانے کہ دنیا کی نجات خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلنے اور اس پر ایمان لانے میں ہے نہ کہ دنیاوی ہاؤہُو میں ڈوب کر دین کو بالکل بھول جانے میں ہے، اللہ تعالیٰ کو بھول جانے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دین کی رہنمائی کی سچی توفیق عطا فرمائے اور اپنے عملی نمونے دکھانے کی آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ دعا کرلیں۔